دیارِ دوست پر

(عربی تاثرات)

از ڈاکٹر سید محمد یوسف ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

یہ دیارِ دوست کے مٹتے ہوئے آثار ہیں — دیکھکر جن کو مری آنکھیں یوں گریہ بار ہیں
یاد اس محبوب کی ہو دفن ان کھنڈرات میں — دل جگر جس کی جدائی میں مرے گلزار ہیں
آہ! یہ کیا کر دیا اے گردشِ شام و سحر — سچ ہے بیشک تیرے ہاتھوں یاں سبھی لاچار ہیں
آہ تو نے کیوں مٹا ڈالا اس عشرت گاہ کو — اب نہ وہ ہنگامے باقی ہیں نہ وہ گھر بار ہیں
غم سے آتا ہے کلیجہ منہ کو جب کرتا ہوں یاد — ایک دن عشرت کدہ تھا اب جو بے دیوار ہیں

غزل

از جناب باقر رضوی

بیداد و جورِ حسن کا شکوہ نہ کیجئے — اپنے مذاقِ درد کو رسوا نہ کیجئے
ناوک فگن کی نیم نگاہی کا واسطہ — بے چینی و خلش کا مداوا نہ کیجئے
آنکھوں میں آ کے قلب مرا خوں ہو نہ جائے — عارض کو آنسوؤں سے بھگویا نہ کیجئے
حاصل نہ ہوگا کچھ بھی بجز یاس و بے دلی — دنیا کی بات بات میں الجھا نہ کیجئے
ہو جائے الجھنوں سے نہ عادت گریز کی — عالم کوئی خیال سے پیدا نہ کیجئے
یہ ہے غنیمِ خواب و خور و دشمنِ طرب — کم بخت دل کے ناز اٹھایا نہ کیجئے
ٹوٹے نہ دلفریبیٔ حسنِ جہاں فروز — ہر چیز کو قریب سے دیکھا نہ کیجئے
بے رنگیٔ حیات و غمِ دہر کی قسم — رنگینیٔ بہشت گوارا نہ کیجئے